کے سامنے ایک ایک ظالم قوت کی تیغِ جارحیت کا شکار ہونے والے جوانوں، بوڑھوں، عورتوں اور معصوم بچوں کی چیخوں پر تڑپ سکیں۔
"کربلا سے کابل تک" انسانی احساسات کا ایسا محاذ ہے جس سے جارح قوتوں پر زندہ لفظوں سے فائرنگ کی گئی ہے۔

اخلاقِ اجتماعیہ اور اس کا فلسفہ | از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ - مرتبہ: محمد خالد فاروقی - شائع کردہ: الاخوان پبلی کیشنز ۲/۱۶ C-1 ناظم آباد کراچی۔ صفحات ۹۶، قیمت ۱۰/- روپے

مولانا ابوالخیر مودودی مرحوم نے اپنے ایک انٹرویو میں ذکر کیا تھا کہ اُن کے بھائی سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اخلاقیات سے متعلق میکنزی کی ایک کتاب کا ترجمہ "اخلاقیاتِ اجتماعیہ" کے نام سے ۲۰ سال کی عمر میں کیا تھا۔ اس مضمون کی پہلی قسط ماہنامہ ہمایوں لاہور کے شمارہ فروری ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی۔ بقیہ اقساط بھی مسلسل چھپتی رہیں۔ خاصی محنت و کاوش سے اس مقالے کو مرتب نے برآمد کیا ہے۔ اب یہ ایک کتابچے کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔

اس پمفلٹ کو پڑھ کر آدمی سوچتا ہے کہ آج کل کے ایم اے حضرات کے بالمقابل نصف صدی پہلے کا ۲۰ سالہ نوجوان مودودی نگارش و ترجمہ میں کیا مقام رکھتا تھا۔ دوسری طرف توجہ اس بات پر بھی جاتی ہے کہ شروع ہی سے مولینا مودودیؒ کا ذوق کتنی صحت مند تھا کہ جس کے تحت اخلاقیات کے موضوع کو پسند کیا۔ گو خیالات بعد میں پختہ تر اور وسیع تر اور صحیح تر ہوتے گئے، یہاں تک کہ تحریک اسلامی کے آغاز کے وقت مولاناؒ کے سامنے احیائے اسلام کا ایک روشن راستہ اور اسلامی نظامِ حیات کا ایک واضح نقشہ موجود تھا۔ تاہم دورِ ابتدا میں بھی ترجمہ کے بین السطور میں مولانا کے جو فکری رجحانات جھلکتے ہیں وہ خود کسی حد تک مستقل قدر و قیمت رکھتے ہیں۔

ایک مقالہ جو مولانا مودودیؒ کی تصانیف میں شامل نہ تھا، اُس کی دریافت و اشاعت پر مرتب و ناشر کو مبارک باد!